محرم الحرام اور اسکی خصوصیت

(از مولوی محمد یعقوب صاحب رنگونی متعلم جماعت دوم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

محرم کا مہینہ نہ صرف اہل اسلام بلکہ یہود و نصاریٰ میں بھی قابل احترام مانا گیا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ یہود محرم کی دسویں تاریخ کو روزہ رکھے ہوئے ہیں آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیسا روزہ ہے تو انھوں نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی قوم بنی اسرائیل نے اسی تاریخ میں فرعون سے نجات پائی تھی اس لئے شکریہ کا روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہم تم سے زیادہ موسیٰ کے ماننے والے ہیں اور پھر آپ نے روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم کردیا۔ بعد کو صحابہ کو خیال ہوا کہ اس میں غیر ملت کی مشابہت پائی جاتی ہے لہذا آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ آج کا دن یہ وہ دن ہے کہ یہود و نصاریٰ اس کی تعظیم کرتے ہیں آنحضرتؐ نے اس کے جواب میں فرمایا اچھا اب آئندہ سال ۹ تاریخ کو روزہ رکھوں گا اور ایک دوسری روایت یوں ہے نویں دسویں دونوں دن روزہ رکھو۔ اس طرح یہود کی مخالفت کرلو اس سے معلوم ہوا کہ محرم کی دسویں تاریخ یہود و نصاریٰ میں خصوصیت رکھتی تھی اور وہ لوگ اس تاریخ کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اسلام نے اس کو باطل نہیں کیا بلکہ ان کی مشابہت سے بچنے کیلئے آنحضرتؐ نے ایک دن اور اس کے ساتھ شامل کردیا تاکہ عملاً کچھ مخالفت ہوجائے مگر اس کی خصوصیت کو قائم رکھا اور اس دن آنحضرتؐ نے خود روزہ رکھا اور تمام صحابہ کو روزہ رکھنے کا حکم کردیا بلکہ اس پر ترغیب بھی دی اور فرمایا کہ محرم کی دسویں تاریخ کے متعلق اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ گذشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔

بعض اور حدیثوں سے بھی اس کے فضائل کا ثبوت ہوتا ہے مگر شریعت نے محرم کی ۹، ۱۰ تاریخ میں روزے کے علاوہ اس کی فضیلت کے کوئی اور کام ہم کو نہیں بتایا اور نہ کہا کہ آج کے دن تم خوشی کرنا اور نہ یہ کہا کہ اس کو ماتم کا دن بنانا لیکن کچھ دنوں بعد ایسے گروہ اور فرقے پیدا ہوئے کہ اس مہینہ اور اس دہے کے متعلق ایسی ایسی واہیات خرافات حکایتیں اور روایتیں گھڑ دیں کہ بالکل ایک دوسرے کی ضد اور سراپا کذب و افترا ہیں شریعت میں اس کا کہیں نشان نہ پتہ۔ اس قسم کی کہانیوں کے بانی یہ دو گروہ ہیں۔ شیعہ۔ اور ناصبی۔ چنانچہ امام ابن تیمیہ نے دونوں کی مفتریات کو بڑی شرح و بسط کے ساتھ اپنے فتاویٰ میں ذکر فرمایا ہے دونوں گروہ کے مکذوبات و مفتریات کو بالمقابل ملاحظہ فرمائیں۔

شیعوں کی حکایتیں

انھوں نے محرم کی دسویں تاریخ کو ماتم کا دن ٹھہرایا اور اس دن چیخنا چلانا رونا پیٹنا اختیار کیا اور مبالغہ آمیز قصے کہ جن میں سوا اس کے اور کچھ سچائی نہ ملے گی کہ گذری ہوئی بات تازہ ہو، بجھا ہوا غصہ جوش میں آئے عداوت اور لڑائی کی آگ مشتعل ہو۔ مسلمانوں میں فتنے اٹھ کھڑے ہوں اور اس کے سبب سے

گذرے ہوئے بزرگوں کو گالیاں دی جائیں اسلام میں جھوٹ اور فساد کے دروازے کھل پڑیں اور کوئی مفید نتیجہ نہیں۔

ناصبیوں کی روایتیں

ان جاہلوں نے فساد کا جواب فساد اور جھوٹ کا جواب جھوٹ اور برائی کا جواب برائی اور بدعت کا جواب بدعت سے دینا چاہا اس لئے جھوٹی حدیثیں گھڑلیں کہ ۱۰ محرم کو سرمہ لگانا مہندی لگانا بچوں پر خوب خرچ کرنا اور عمدہ عمدہ نئی قسم کا کھانا تیار کرنا اور کھانا اور کھلانا اور عید اور حج کے دن کی طرح خوب خوشی کرنا چاہئے الغرض انھوں نے دسویں تاریخ کو پورا خوشی کا دن قرار دیا جس طرح ان شیعوں نے محرم کی دسویں تاریخ کو پوری طرح رنج وغم اور ماتم کا دن بنایا یہی وہ دونوں گروہ ہیں جنھوں نے اپنی جھوٹی روایتوں اور مصنوعی حکایتوں کے ذریعہ آج ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہے جہاں بہت سے جاہل ان خانہ ساز باتوں میں آکر تعزیہ بنانے لگے سینہ کوٹنے لگے۔ وہاں بعض ناواقف مسلمانوں میں مسئلہ کے طور پر یہ بات آگئی کہ محرم کے روز ہر طرح کی خوشی منانا۔ اچھے کپڑے پہننا وغیرہ ثواب کا کام ہے۔

الغرض ایک طرف عید مزید کے سامان اور دوسری طرف رنج وغم کا طوفان سالہا سال کے گذشتہ حالات وواقعات پر کہیں سینہ کوٹا جارہا ہے اور کہیں بال نوچا جارہا ہے افسوس کہ یہ جاہل اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جس رسولؐ نے تین روز سے زائد شوہر کے سوا کسی کا غم کرنا جائز نہیں رکھا خود اپنی وفات کے لئے کوئی غم کرنے کا طریقہ نہ بتایا اور نہ اس قسم کے شیون وماتم کو جائز رکھا۔ پھر یہ لوگ کیونکر اس کو اللہ ورسولؐ کے تقرب کی چیز خیال کرتے ہیں جبکہ اس کے سچے رسولؐ نے کھلے لفظوں میں یہ اعلان کردیا کہ وہ شخص ہم سے خارج ہے جس نے گالوں کو پیٹا اور گریبانوں کو پھاڑا اور کفر کی رسم پر چیخنا چلایا۔ ایک دوسرے موقع پر آپ فرماتے ہیں میں الگ ہوں نوحہ کرنیوالی اور اظہار غم کے لئے بال مونڈنیوالی کپڑے پھاڑنیوالی عورتوں سے اور فرمایا کہ اس قسم کی زاری کرنے والی رونے والی عورت اگر اسی طریقہ پر توبہ کرنے سے پہلے مرگئی تو اس کو قیامت کے دن خارش کا کرتہ اور قطران کا پائجامہ پہنایا جائے گا یعنی ایسا کرتہ کہ جس کے پہننے سے سارا بدن کھجلی سے خراب ہوجاویگا اور پائجامہ ایسا کہ تیل لگا ہوا جس کی وجہ سے دوزخ کی آگ پوری طرح اس پر اپنا کام کرے اور خارش کے سبب بدن کو جلنے میں انتہائی تکلیف ہو۔ آنحضورؐ نے اس جگہ عورت کا خاص طور پر اس لئے ذکر کیا کہ اسوقت مردوں میں رونے پیٹنے کا دستور نہ تھا یہ زنانہ ڈھنگ ایران وہندوستان ہی کیلئے مخصوص ہے کہ عورتوں کی طرح بیٹھکر نوحہ وماتم کریں۔ سینے پیٹیں اور منہ نوچیں، اور طرہ یہ کہ اس کو ثواب سمجھیں۔ ایسے ہی لوگوں کی نسبت قرآن مجید میں ہے۔ وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ خَاشِعَةٌ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ تَصۡلٰى نَارًا حَامِيَةً یعنی بہت سے آدمی جو دنیا میں بہت دکھ اٹھا کر اپنے خیال میں نیک کام کئے ہیں لیکن قیامت کے دن ذلت کے ساتھ دوزخ میں جھونک دیئے جائیں گے۔ محرم یا عشرہ محرم کی فضیلت یا خصوصیت کے متعلق شریعت میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے کہ ۹، ۱۰ محرم کو روزہ رکھا جائے۔

آخر میں میری یہ خدا سے دعا ہے کہ الٰہی اپنے حبیب پر لاکھوں بار درود وسلام نازل فرما اور ہم سے اپنے دین کی خدمت لے اور ہمیں ان میں سے مت کر جن سے تو ناراض ہے۔ آمین۔